ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

# محمودہ عثمان حیدر کا سفر نامہ "مشاہداتِ بلادِ اسلامیہ" کا تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر روبینہ پروین[1]

بیگم محمودہ عثمان برصغیر پاک وہند کے ضلع بجنور کے ایک قصبہ نہوڑ میں پیدا ہوئیں۔ بیگم محمودہ مشہور افسانہ نگار سید سجاد حیدر یلدرم کی چچازاد بہن تھیں اور ان کی شادی یلدرم کے بھانجے سید عثمان حیدر سے ہوئی جو کہ مشرقِ وسطیٰ میں ملازمت کرتے تھے۔ اس لیے بیگم محمودہ عثمان حیدر کا کافی عرصہ ان ممالک کی سیاحت میں بسر ہوا اور انھوں نے سفر نامہ مشاہداتِ بلادِ اسلامیہ تحریر کیا۔ اس مقالے میں اس سفر نامے کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

*Begum Mahmooda Usman was born in Nahoor, a town in the Bajnor district of the India sub-continent. Begum Mahmooda was the cousin of the famous Novelist Syed Sajjad Haider. She was married to Yaldram's nephew Usman Haider, who worked in the Middle East. Therefore, Begum Mahmooda Usman spent a lot of time in tourism and wrote the travelogue Mushahidat-e-Islamia. In this article, an analytical study of the travelogue will be presented.*

**کلیدی الفاظ:** بیگم محمودہ عثمان، سجاد حیدر یلدرم، سید عثمان حیدر، مشاہداتِ بلادِ اسلامیہ، سیاحت، افسانہ نگار

بیگم محمودہ ۱۹۰۸ء[ا] میں ہندوستان کے ضلع بجنور کے ایک قصبہ نہوڑ میں پیدا ہوئیں۔ یہ وہ مشہور جگہ بجنور ہے جس کی تاریخ لکھنے کے لیے سر سید احمد خان وہاں گئے اور سالوں کی عرق ریزی کے بعد تاریخ بجنور تحریر کی۔ بیگم محمودنے ایک علمی و ادبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ان کے والد حکیم سید غلام حیدر کا خاندان بیگم محمودہ ۱۹۲۶ء میں سید عثمان حیدر سے بیاہی گئیں جو کہ سید سجاد حیدر یلدرم کے بھانجے تھے۔ وہ اینگلو پرشین آئل کمپنی میں ملازم ہونے کی وجہ سے مشرقِ وسطیٰ میں مقیم تھے۔ اس لیے بیگم محمودہ نے ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۳ء کا عرصہ اپنے شوہر عثمان حیدر کے ساتھ گذارا اور ایک سفر نامہ مشاہدات بلادِ اسلامیہ تحریر کیا۔

---

[1] شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

بیگم محمودہ سید سجاد حیدر یلدرم کی حقیقی چچازاد بہن اور ان کے بھانجے کی بیوی تھیں۔ اس حوالے سے بھی وہ ایک الگ پہچان رکھتیں تھیں۔ مصنفہ کو اپنے مقام و مرتبہ کا احساس تھا جس کا اظہار وہ اپنے سفر نامہ میں بھی جابجا کرتیں نظر آتی ہیں۔ ایک جگہ وہ لکھتی ہیں:

> کار خاص کے علاوہ اب عثمان صاحب دنیا کی بہترین قسم کی کاروں کے بھی مالک تھے جو حکومت ایران اور کمپنی کے اعلیٰ افسروں اور برطانوی سفیر کے لیے مخصوص تھیں۔ ان کے علاوہ تین ہزار موٹریں، سوا سو بحری جہاز، چھو ہوائی جہاز، کئی سو موٹر لانچ اور موٹر لاریاں علیحدہ ٹرانسپورٹ کے محکمے کی نگرانی میں تھیں۔ اسی سلسلہ سے عثمان صاحب کو ایک مرتبہ شاہی دورے میں شرف ہم رکابی اعلیٰ حضرت اقدس ہمایونی ہوا۔[۲]

محمودہ عثمان حیدر کا سفر نامہ مشاہدات بلادِ اسلامیہ مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کے مقدس مقامات کی زیارت گاہوں کے احوال پر مشتمل ہے۔ یہ پہلی بار ۱۹۳۲ء اور دوسری بار ۱۹۶۲ء میں مشہور آفسٹ پریس کے تعاون سے کراچی سے شائع ہوا۔ یہ سفر نامہ دو حصّوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصّے میں سفر کی روداد اور دوسرے میں مختلف بزرگانِ دین کے سوانحی خاکے بیان کیے گئے ہیں۔

بیگم محمودہ عثمان حیدر بھی حقوقِ نسواں کی حامی خواتین میں سے تھیں۔ انھوں نے اپنے سفر نامے میں یہاں مختلف ملکوں کی تہذیب و معاشرت پر روشنی ڈالی ہے۔ وہاں پر وہ ہندوستانی خواتین کی تعلیم اور بیداری کے لیے بھی کوشاں نظر آئیں۔ انھوں نے اس سفر نامے میں مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کا تفصیلی حال لکھا ہے۔ انھوں نے ۱۹۲۹ء سے جولائی ۱۹۳۳ء کا عرصہ اپنے شوہر سیّد عثمان حیدر کے ہمراہ مختلف ممالک کی زیارت گاہوں کو دیکھنے میں بسر کیا۔ یہ لوگ ایران، آبادان، بغداد، کربلا معلّی، نجف اشرف، کوفہ، موصل، ترکی، شام، دمشق، حلب، بیروت، حیفہ اور بیت المقدس سے ہوتے ہوئے وطن واپس پہنچے۔ انھوں نے یہ سفر مختلف زیارت گاہوں کو دیکھنے کے مقصد سے اختیار کیا تھا۔ وہ اس سفر کے متعلق لکھتی ہیں:

> میرے سرتاج آقائے سیّد عثمان حیدر کو مدت سے بلاد اسلامیہ کی سیاحت کی آرزو تھی۔ آخر میری نند مسز الطاف حسین کے جیٹھ اور ہمارے خالہ زاد بھائی مسٹر سیّد احمد حسین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سی پی اور اُن کے حقیقی بھانجے سیّد احمد صاحب کی کوششوں سے یہ آرزو پوری ہوئی۔[۳]

بیگم محمودہ عثمان حیدر کو اپنے عہدے اور مقام و مرتبہ کا احساس ہے جس کا اظہار سفر نامہ میں جابجا پایا جاتا ہے۔ جس سے خود نمائی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ مصنفہ سید سجاد حیدر یلدرم کے خاندان میں سے تھیں۔ اس تعلق کا اظہار بارہا سفر نامے کی زینت بنا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے شوہر سید عثمان حیدر جو کہ ایسٹ انڈیا کی ایک کمپنی "اینگلو پرشین آئل کمپنی لمیٹڈ" میں اعلیٰ عہدے پر ملازم تھے، ان کے عہدے اور مراعات کا خصوصی تذکرہ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ لکھتی ہیں کہ "جب عثمان صاحب کارِ خاص پر مامور ہوئے تو ان کی پوزیشن ہی کچھ اور ہو گئی۔ نہ پہلی سی ڈیوٹی کی پابندیاں رہیں نہ کسی کی خاص ماتحتی۔ بس اپنے وقت

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

کے نواب بے ملک تھے۔ اتفاق سے کام بھی کچھ ایسے تفویض ہوتے تھے جن کی وجہ سے دیارِ غیر میں وہ لطف ہیں کہ وطن میں خواب وخیال میں بھی ممکن نہ تھے۔ کارِ خاص کے علاوہ اب عثمان صاحب دنیا کی بہترین قسم کی کاروں کے بھی مالک تھے۔ اسی قسم کے اقتباسات اور اپنے شوہر کے عہدے سے حاصل شدہ عیش وعشرت کا بیان سفر نامہ کی فضا پر ایک عجیب سا تاثر پیدا کرتا ہے۔

اس سفر نامہ میں نو آبادیاتی عہد کی نامور ادبی اور سیاسی شخصیات جیسے مشہور شاعر رابندر ناتھ ٹیگور، حکیم سید غلام حیدر، سید سجاد حیدر یلدرم، نذر سجاد حیدر، مسٹر ٹاؤ صاحب، ہرہائی نس لیڈی علی شاہ(والدہ سر آغا خان)، محمد سر فراز بیگم، بیرسٹر سر تیج بہادر سپرو سے ملاقاتوں کا ذکر بھی ہے جس سے اس عہد کی تاریخ ساز شخصیات سے آگاہی ہوتی ہے۔

یہ سفر مقدس مقامات کی زیارت کرنے کی غرض سے کیا گیا تھا مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ مختلف ممالک کے لوگوں کے رہن سہن، ان کے رسم ورواج، ان کی ثقافت اور تاریخی مقامات کے متعلق بھی معلومات جاننا چاہتے تھے۔ اس سفر نامے کی اہمیت کے بارے میں ڈاکٹر انور سدید یوں لکھتے ہیں۔ یہ سفر نامہ دنیائے اسلام کی زیارت گاہوں اور مقاماتِ مقدسہ کے بارے میں مفید اور قابلِ اعتماد معلومات فراہم کرتا ہے۔[۴]

سفر نامے میں مصنفہ نے مقاماتِ مقدسہ اور بزرگانِ دین کی عظمت کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے۔ انھوں نے مختلف معلومات کے ذریعے سفر نامے کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ سفر نامہ مختصر ہوتے ہوئے بھی مختلف ملکوں کی ثقافتی اور سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ زیارتوں کا ایسا دلفریب نقشہ کھینچتا ہے کہ پڑھنے والا اس کی روحانی فضا میں کھو سا جاتا ہے۔ اس سفر نامے کی افادیت کے متعلق مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔

> حقیقت یہ ہے کہ مشاہدات بلاد اسلامیہ کو پڑھنے کے بعد اپنی محرومی پر افسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے دورانِ سفر میں لاعلمی کے سبب بہت سے اہم مقامات کے پاس سے گذرا اور وہاں حاضری نہ دے سکا۔ اب آرزو ہے کہ اس کا ایک نسخہ لے کر دوبارہ ارض اسلام کی سیاحت پر جاؤں اور اس کی زیرِ رہنمائی سب مقامات پر حاضری دوں۔[۵]

یہ سفر نامہ زائرین کی سہولت کے لیے بھی لکھا گیا ہے کیونکہ اس عہد میں سفری سہولتیں کم یاب تھیں اور سفر کئی مہینوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ لوگوں کو راستے میں بہت سی مشکلات پیش آتی تھیں۔ ان کی رہنمائی کے لیے یہ ایک عمدہ کاوش تھی۔ اس سفر نامے کی زبان عام فہم اور سلیس ہے۔ مصنفہ نے مشرق وسطی کے ممالک کی تہذیبی، سماجی اور مذہبی زندگی کو پیش کیا ہے۔ وہاں کے لوگوں کی زبان، عادات واطوار، عمارات، مساجد، دفاتر وغیرہ سب ہی کچھ ہمیں ان کے سفر نامے میں مل جاتا ہے۔ ایک جگہ لکھتی ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

> ایران میں سب سے اچھا شہر یہاں کا پایہ تخت تہران ہے۔ یہاں کی سرکاری عمارات میں پارلیمنٹ ہاؤس، وزرا کے دفاتر یعنی سیکرٹریٹ، یونیورسٹیاں، جنرل پوسٹ آفس، شاہی ہسپتال، فوجیوں کی بارکیں وغیرہ اور شاہی محلات میں گلستان محل قابلِ دید ہیں۔[6]

اس سفر نامے میں ہر ملک کی مساجد کی بھی عمدہ منظر کشی کی گئی ہے۔ ایک مثال ملاحظہ کیجیے۔

> یہ مقام اس مسجد میں سب سے متبرک ہے۔ زیر گنبد صخرہ شریف یعنی پتھر کی ایک بڑی چٹان ہے جو قریب قریب معلق ہے۔ گنبد کے چاروں طرف خوب کشادہ دالان ہیں اور یہ تمام عمارت مع گنبد نہایت شاندار اور خوش نما ہے۔ اندر کثرت سے ہیرے جواہرات جڑے ہوتے ہیں اور جابجا نہایت اعلیٰ نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔[7]

سفر نامہ مشاہدات بلادِ اسلامیہ میں بہت سے بزرگانِ دین کی کرامات، معجزے اور ان کی اسلام کے لیے دی گئی قربانیوں کا ذکر ہے۔ محمودہ عثمان حیدر کے دل میں بزرگانِ دین حضرت حذیفہ بن الیمان، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت سلمان فارسی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی محبت، عقیدت اور احترام کا گہرا نقش موجود ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس احترام و محبت کے اظہار کے لیے ان مذہبی شخصیات کی نہ صرف خوب صورت حلیہ تراشی کی ہے بلکہ ان کی زندگیوں سے سبق آموز حکایات، واقعات اور پند و نصائح کے فرمودات کو بھی بیان کیا ہے۔ سفر نامہ کا یہ دوسرا حصہ ان بزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی اور حلیہ مبارک جاننے کے لیے ایک بڑی اہم کاوش ہے جس کے لیے مصنفہ نے خاصی عرق ریزی سے اس کو مرتب کیا ہے۔

اس سفر نامے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مصنفہ جس جس جگہ سے گذری وہاں کی ہر ایک بات، تاریخی، سماجی حالات اور عمارتوں کی تفصیلات بھی بیان کی ہیں۔ وہ لاشعوری طور پر ہندوستان سے دیگر مقامات کا موازنہ کرتی بھی دکھائی دیتی ہیں جیسا کہ لکھتی ہیں کہ آبادان جو اینگلو پرشین آئل کمپنی کا صدر مقام اور ہمارا ہیڈ کوارٹر تھا۔ وہاں ایک ماڈل ٹاؤن ہے۔ سڑکوں کی نفاست، برقی روشنی اور دنیا کے ہر حصے کے اشخاص کا اجتماع دن رات کی چہل پہل اور قسم کے جہازوں کی آمد و رفت کے اعتبار سے اس پر لندن نہیں تو بمبئی کا دھوکا ضرور ہو جاتا ہے۔[8]

مصنفہ تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ وہ نہ صرف خود تعلیم کی اہمیت سے آگاہ تھیں بلکہ انھیں ہندوستان کی عورتوں کی تعلیمی پستی کا بھی گہرا احساس تھا۔ اس لیے وہ بلادِ اسلامیہ کی سیاحت کے دوران اور واپسی پر ہندوستانی عورت کی حالت پر رنجیدہ رہی۔ اس لیے انھوں نے سفر نامے کے آخری مضمون "ہندوستان اور بلادِ اسلامیہ" میں مسلمان قوم اور یورپی اقوام کی خواتین کی تعلیمی صورت حال کا موازنہ ان الفاظ میں کیا ہے کہ بلادِ اسلامیہ کی سیاحت کے بعد اپنے ملک کو آکر دیکھا تو عجیب عالم نظر آیا۔ بمبئی، دہلی، لکھنؤ غرض جہاں بھی دیکھیے مرد تو ضرور کچھ ترقی کی دوڑ میں نظر آتے ہیں مگر عورتوں کے لیے ان کی تنگ خیالی میں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

ابھی تک کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔[9] عورتوں کی تعلیم کے حوالے سے سفر نامہ کا یہ آخری حصہ واعظانہ اہمیت رکھتا ہے۔ مصنفہ اس میں ایک مقررہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور مزید لکھتی ہیں:

> ہمارے مرد تو بڑی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں مگر عورتوں کی یونی ورسٹی صرف گھر ہی میں ناظرہ قرآن پڑھنے تک محدود ہے۔ ہزار میں دو چار اگر کچھ پڑھی لکھی ہیں تو وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ وہ غیر ممالک کی نسوانی ترقی و آزادی کی تعریفیں تو بہت کچھ کرتے ہیں مگر انھیں خیال بھی نہیں آتا کہ اپنے گھر کی ہونہار لڑکیوں کو ویسا بنانے کی کوشش کریں۔ یہ ہے ہمارے ملک و قوم کی حالت۔ یہاں غلامی و زباں بندی کے اٹل قانون پر عمل کیا جاتا ہے۔[10]

بنائیں کیا سمجھ کر شاخِ گل پر آشیاں اپنا

اے بلادِ اسلامیہ میں آزادی کی زندگی بسر کرنے والو ہماری مدد کرو۔ ہمیں غلامی کی جکڑ بندیوں سے خدارا جلد آزاد کراؤ۔ ہم دولت نہیں مانگتے، حکومت نہیں مانگتے۔ بس اپنا جائز حق مانگتے ہیں جو ہمارے اور تمھارے لیے یکساں قابلِ احترام ہے۔ ہمارے مردوں کو شمشیر سے نہیں بلکہ اپنی تحریر و تقریر سے یہ بتادو کہ ہمارا بھی کتنا اور کیا حق ہے؟[11]

اس سفر نامہ میں انھوں نے کربلائے معلی نجف اشرف، بیت المقدس اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارتوں اور ان کے تاریخی، سماجی اور ثقافتی حالات بیانیہ انداز میں پیش کیے ہیں۔ اس میں مقدس مقامات کا احوال بھی کافی تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے جس سے اس کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے۔

### حوالہ جات


۱۔ محمودہ عثمان حیدر، مشاہدات بلادِ اسلامیہ (کراچی: مشہور آفسٹ پریس، ۱۹۶۲ء)، بیک کور۔

۲۔ ایضاً، ص ۱۳۔

۳۔ ایضاً، ص ۱۱۔

۴۔ ایضاً، ص ۱۳۔

۵۔ انور سدید، اردو ادب میں سفر نامہ (لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۱۹۸۷ء)، ص ۵۰۱۔

۶۔ نعمانی، شبلی، سفرنامہ روم و مصر و شام (دہلی: قومی پریس، ۱۸۸۱ء)، ص ۷۰۔

۷۔ محمودہ عثمان، مشاہدات بلاد اسلامیہ، ص ۱۷۔

۸۔ ایضاً، ص ۱۱۷۔

۹۔ ایضاً، ص ۲۳۔

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۳۷۔

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۳۹۔۱۴۰۔